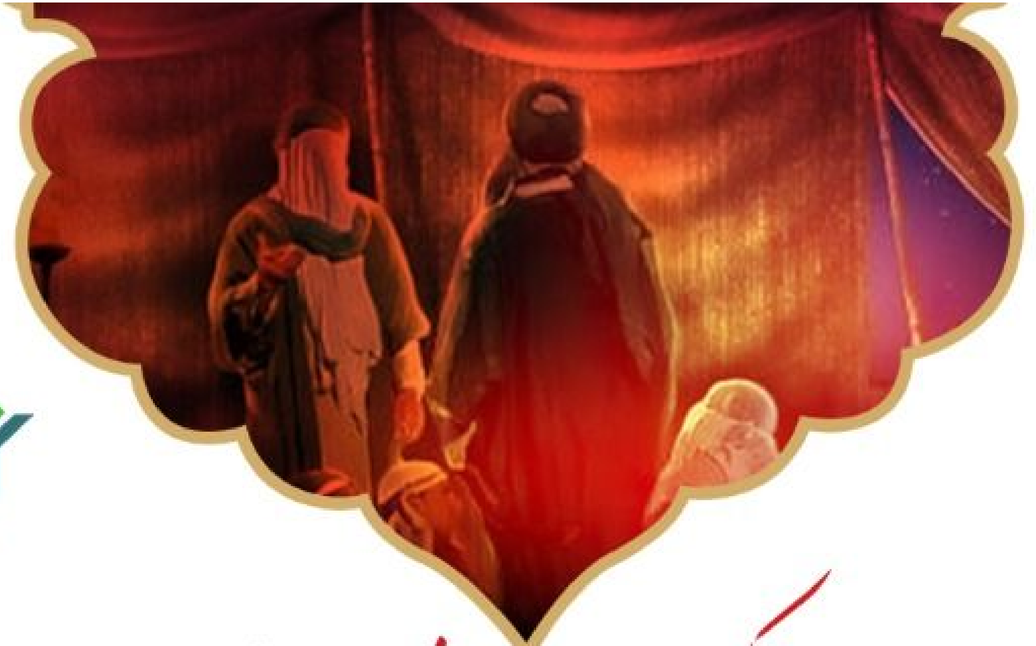

دس محرم الحرام کو رونما ہونے والے حوادث (1)

آج فجر کی نماز کے بعد امام اپنے تمام اصحاب کے لیے ایک خطبہ پڑھتے ہیں اور انہیں صبر اور شہادت کی بشارت دیتے ہیں۔
امام کے انصار کی تعداد کچھ یوں ہے کہ 32 نفر پیدل ہیں اور 40 نفر سواری پر ہیں
امام کے دائیں جانب کے لشکر میں زہیر ابن قین ہیں اور بائیں جانب کے لشکر میں حبیب ابن مظاہر ہیں اور لشکر کا علم حضرت عباس(ع) کے ہاتھوں میں ہے. یزیدی لشکر خیموں کی جانب بڑھتا ہے۔امام کے حکم سے خیموں کے پیچھے جو خندق کھودی گئی تھی اس میں آگ لگادی جاتی ہے۔
شمر لعین, امام حسین(ع) پر طنز کرتا ہے کہ قیامت کے آجانے کے بعد کیا اب آگ کے استقبال کے لیے بڑھ رہے ہو ؟
مسلم ابن عوسجہ تیر سے شمر کو مارنا چاہتا ہے کہ امام اسے اجازت نہیں دیتے اور فرماتے ہیں میں نہیں چاہتا کہ اس باغی گروہ سے جنگ کے لیے پہل میں کروں۔ امام حسین(ع) بلند آواز میں ایک خطبہ دیتے ہیں اور اپنے نسب کے بارے میں انہیں یاد دلاتے ہیں کہ امام کون ہیں اور جن لوگوں نے امام کو خط لکھ کر بھیجا تھا ان کا نام لیکر پکارتے ہیں
اے شبث ابن ربعی!! اے حجار بن ابجر!! اے قیس بن اشعث!! اے یزید بن حارث!! کیا تم لوگوں نے مجھے خط نہیں لکھا تھا ؟
ابن ابی جوریہ، تمیم بن حصین، عبداللہ بن حوزہ تمیمی، محمد بن اشعث امام کا جواب گستاخانہ انداز میں دیتے ہیں۔
امام ان کے لیے بد دعا کرتے ہیں اور اسی دن ہی ابن ابی جویریہ خیموں کے پیچھے خندق کی آگ میں جھلس کر مر جاتا ہے۔ تمیم بن حصین گھوڑوں کی ٹاپوں کے نیچے آکر مرتا ہے اور عبداللہ بن حوزہ تمیمی کا بدن گھوڑوں کے دوڑنے سے زمین پر گھسیٹتا چلاجاتا ہے اور واصل جہنم ہوتا ہے اور محمد بن اشعث بچھو کے ڈسنے سے مر جاتا ہے یہ سب لوگ اسی دن ہی ہلاک ہوتے ہیں زہیر اور بریر بن خضیر بھی یزیدیوں کے لشکر کو مخاطب کرکے خطبہ دیتے ہیں اور انہیں نصیحت کرتے ہیں لیکن ان کے جواب میں ان پر یزیدی لشکر کی جانب سے تیر برسایا جاتا ہے اور پھر وہ دونوں واپس پلٹ جاتے ہیں۔

دس محرم الحرام کو رونما ہونے والے حوادث (2)

امام حسین(ع) ایک اور خطبہ دیتے جس میں فرماتے ہیں "ھیھات من الذلہ...." اور پھر ان کے لیے بد دعا کرتے ہیں۔ امام (ع) ایک بار پھر عمر سعد کو نصیحت کرتے ہیں اور اسے اس کی عاقبت کے بارے میں خبر دیتے ہیں کہ کوفہ میں اس کا سر نیزے پر چھڑادیا جائیگا اور بچے اس پر پتھر مارینگے اور ری کی حکومت بھی اسے نہیں ملے گی۔

امام ایک بار پھر یزیدی لشکر سے مخاطب ہوکر خطبہ دیتے ہیں "انا اللہ و انا الیہ راجعون"۔۔۔

عمر سعد پہلا تیر امام کی جانب پھینکتا ہے.امامؑ کے لشکر کی جانب تیروں کی بارش ہوتی ہے اور جنگ کا آغاز ہوجاتا ہے۔پہلے ہی حملے میں امام کے 50 ساتھی شہید ہوجاتے ہیں. امام صدای استغاثہ بلند کرتے ہیں " اما من ذاب یذب عن حرم رسول اللہ "کیا کوئی ہے جو حرم رسول خدا کا دفاع کرے" حر اپنے بیٹے کے ساتھ امامؑ کے لشکر میں شامل ہوجاتا ہے۔پہلے حر کا بیٹا شہید ہوتا ہے اور اس کے بعد حرؓ خود جنگ کے لیے جاتے ہیں یزیدی لشکر کے 40 لوگوں ہلاک کرنے کہ بعد حرؓ امامؑ کی گود میں شہادت کے درجے پر فائز ہوتے ہیں۔ امام حرؓ کو مخاطب قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں : "تم حر (آزاد مرد) ہو اسی طرح جس طرح سے تمہاری ماں نے تیرا نام حر رکھا ہے"۔۔۔

حبیب ابن مظاہر بھی شہید ہوجاتے ہیں ۔ حصین بن نمین، حبیب کے سر اقدس کو گھوڑے پر باندھ کر لشکر کے گرد گھومتا ہے۔ حبیب کی شہادت سے امامؑ کو بہت صدمہ پہنچتا ہے۔ ابو ثمامہ صیداوی نماز ظہر کے بارے میں امامؑ کو اطلاع دیتا ہے۔ امام اس کے لیے دعا کرتے ہیں۔

سعید بن عبداللہ امام کے آگے سپر بن کر کھڑا ہوتا ہے تا کہ امام اپنی نماز کامل کریں اور اسی دوران تلوار اور نیزوں کے زخموں کے علاوہ 13 سے زائد تیر اس کے بدن پر آکر لگتے ہیں اور وہ اسی حال میں امام کے گود میں ہی شہید ہوجاتا ہے امامؑ اس سے فرماتے ہیں : "تم جنت میں میرے آگے ہوگے۔۔

دس محرم الحرام کو رونما ہونے والے حوادث (3)

امام حسین(ع) کے اعوان و انصارایک کے بعد ایک وفاداری، مقاومت اور شہادت کے اعلی ترین مظہر دکھاتے ہوئے شہید ہوتے چلے جاتے ہیں۔ حصین بن نمیر کہ جو کوفہ کے لشکر میں تیر اندازوں کا کمانڈر تھا پانچ سو لوگوں کو تیر اندازی کا حکم دیتا ہے۔ امامؑ کے اصحاب میں سے مزید چند اور افراد شہید ہوجاتے ہیں۔چونکہ امامؑ کے اصحاب کی تعداد بہت کم تھی اسی وجہ سے ان میں سے جو بھی شہید ہوتا تھا واضح طور پر دکھائی دیتا تھا لیکن دشمن کے افراد کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے ان کے افراد کے مرنے کے بارے پتہ نہیں چل پاتا تھا۔اب بنی ھاشم میں سے پہلا فرد میدان کی طرف جاتا ہے۔

وہ کہ جو لوگوں میں سب سے زیادہ رسول(ص) سے شباہت رکھتا تھا۔ سیرت میں بھی رسول(ص) جیسا اور صورت میں بھی رسول(ص) جیسا تھا یعنی علی اکبرؑ اب میدان میں جاتے ہیں۔ ایک زبردست جنگ کے بعد واپس لوٹ آتے ہیں اور اپنی پیاس کی شدت کے بارے میں بابا کو بتاتے ہیں۔

امامؑ علی اکبرؑ کو رسول اللہ(ص) کے دیدار اور انکے ہاتھوں جنت میں سیراب ہونے کی بشارت دیتے ہیں۔ علی اکبرؑ ایک بار پھر میدان میں جاتے ہیں۔ زخمی ہونے کے باوجود جنگ کے زبردست جوہر دکھاتے ہیں۔

مرۃ بن منقذ عبدی سر مطہر علی اکبرؑ پر وار کرتا ہے اپنے سر کو گھوڑے کے سر پر قرار دیتے ہیں،یہاں تک کہ سر اقدس سے خون اس طرح سے بہتا ہے کہ گھوڑے کی آنکھیں آپ کے خون اقدس سے پر ہوجاتیں ہیں اب اسے کچھ دکھائی نہیں دے رہا ایک مرتبہ گھوڑا فوج اشقیاء کے درمیان جاتا ہے۔-- فقطعوه بسیوفهم اربا اربا --۔

علی اکبرؑ پر ہر طرف سے حملہ ہوتا ہے بدن اطہر ٹکرے ٹکرے ہوجاتا ہے۔ علی اکبرؑ صدا دیتے ہیں " یا ابتاه هذا جدی رسول الله قد سقانی بکاسه الاوفی۔۔۔۔"

"اے بابا یہ ہمارے جد رسول خدا ﷺ ہیں جو مجھے اپنے ہاتھوں سے سیراب کر رہے ہیں آپ کو سلام کہتے ہیں اور فرمارہے ہیں ہماری طرف آنے میں جلدی کرو"

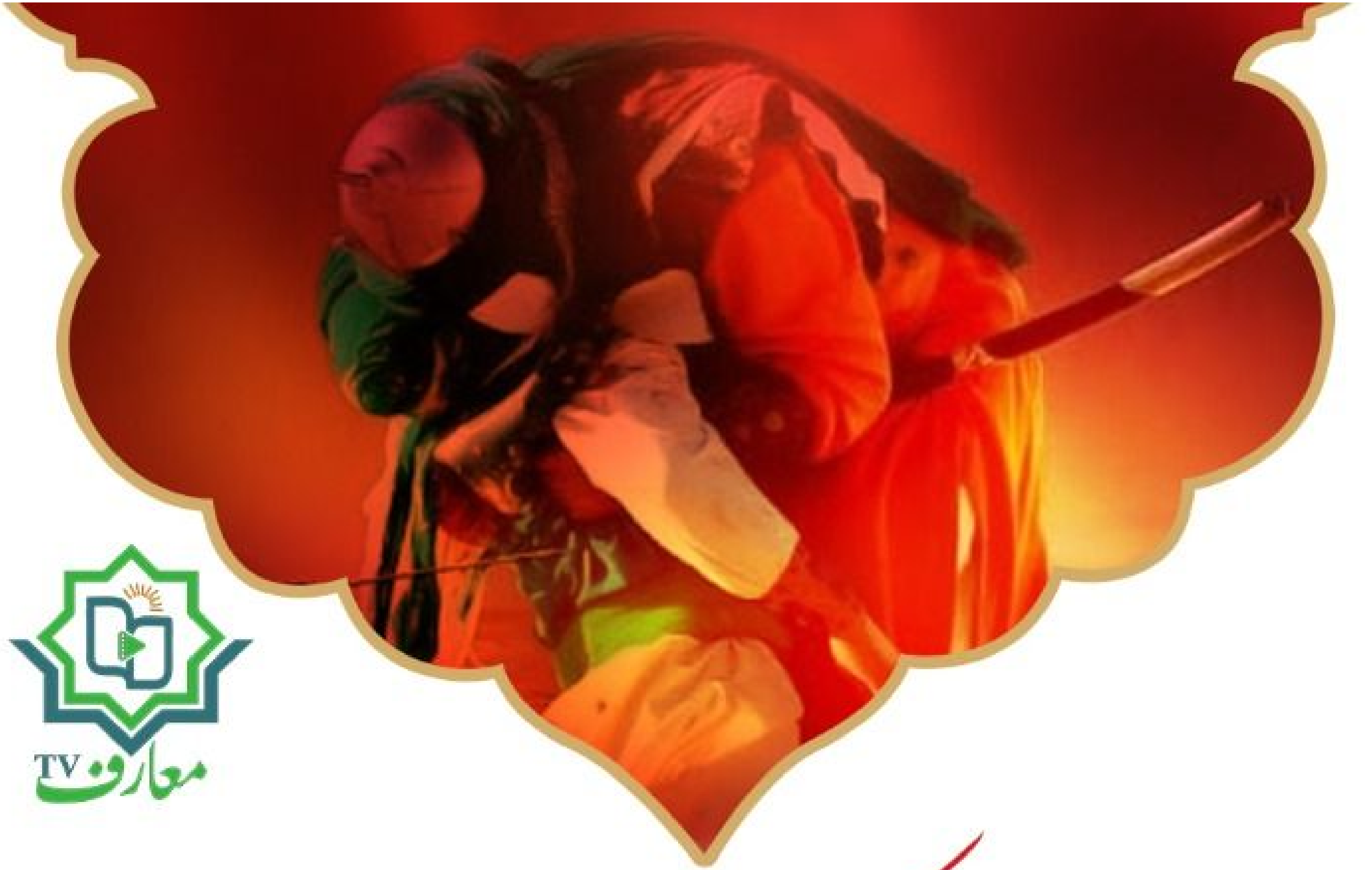

دس محرم الحرام کو رونما ہونے والے حوادث (4)

اب بنی ہاشم کے جوان ایک کے بعد ایک میدان جنگ کی طرف جارہے ہیں۔

قاسم ابن الحسنؑ جو کہ ابھی سن بلوغ تک بھی نہیں پہنچے ہیں۔ جنگ کے میدان میں جاتے ہیں اور بہادرانہ انداز میں زبردست جنگ کرتے ہیں۔ عمرو بن سعد ازدی سر اقدس قاسم پر وار کرتا ہے اور امام حسن(ع) کا بیٹا چہرہ کے بل زمین پر گرتا ہے اور آواز دیتا ہے:

"یا عماہ____"

امام ایک بار شکاری کی طرح قاسم کی جانب جاتے ہیں ایک گھمسان کی جنگ ہوتی ہے ہر طرف دھواں اٹھتا ہے جیسے ہی جنگ کا غبار تھم جاتا ہے امامؑ قاسم کو اپنے سینے سے لگاتے ہیں اور قاسم اپنے پاؤں سے زمین پر خط کھینچتے چلے جاتے ہے۔

رملہ، قاسم(ع) کی مادر یہ منظر دیکھ رہی ہوتی ہیں ۔۔۔

دس محرم کو رونما ہونے والے حوادث (5)

عباس ابن علیؑ جہاد کے لیے امامؑ سے اجازت مانگتے ہیں۔ امامؑ فرماتے ہیں کہ پہلے بچوں کیلئے تھوڑا پانی لے آؤ۔ عباس، میدان میں جاتے ایک بار پھر یزیدی لشکر سے مخاطب ہوکر انہیں نصیحت کرتے ہیں لیکن اس نصیحت کا یزیدی لشکر پر کوئی اثر نہیں ہوتا امامؑ کے پاس آتے ہیں اور امامؑ کو اطلاع دیتے ہیں اسی دوران بچوں کی العطش العطش کی صدا سنتے ہیں اور پھر فرات کی جانب بڑھتے ہیں دشمن کے لشکر کو چیرتے ہوئے نھر فرات پر پہنچتے ہیں 80 لعینوں کو واصل جہنم کرتے ہیں اب فرات پر پہنچ کر مشکیزے کو پانی سے بھرتے ہیں لیکن خود پانی نہیں پیتے۔ نوفل ارزق حضرت عباسؑ کے دائیں دست مبارک کو جدا کرتا ہے۔ حضرت عباسؑ مشک کو بائیں ہاتھ میں تھامتے ہیں نوفل حضرت عباسؑ کے بائیں دست مبارک کو بھی جدا کرتا ہے۔ اب عباسؑ مشکیزہ کو اپنے منہ سے تھامتے ہیں۔ ایک تیر آکر مشکیزہ میں پیوست ہوجاتا ہے اور مشکیزہ پانی سے خالی ہوجاتا ہے۔

ایک تیر آکر عباسؑ علمدار کے آنکھ یا سینے میں پیوست ہوتا ہے ایک گرز آکر آپ کے سر اقدس کو شگافتہ کرتا ہے اور پھر یہ وہ مقام ہے جہاں پہلی بار آپ امامؑ کو کو صدا دیتے ہیں:

("ادرکنی یا اخی")۔۔۔

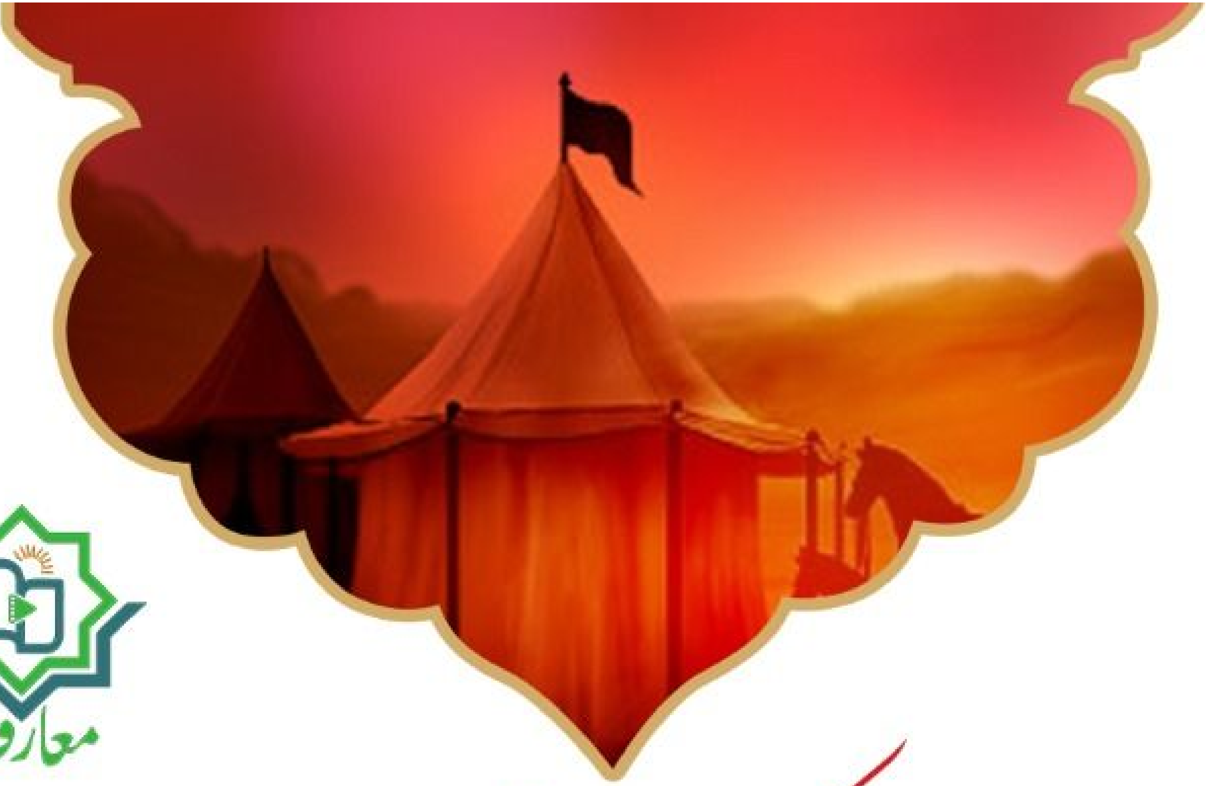

دس محرم الحرام کو رونما ہونے والے حوادث (6)

امام حسین (ع) وداع کرنے کے لیے خیموں میں تشریف لاتے ہیں۔

عبد اللہ (علی اصغرؑ) کو آغوش میں لیتے ہیں تا کہ وداع کریں۔ علی اصغرؑ کو یزیدی لشکر کی جانب لے جاتے ہیں اور فرماتے اس کم سن شیر خوار پر رحم کھاؤ اسی دوران حرملة بن کاہل اسدی ایک تیر مارتا ہے یہ تیر علی اصغر کے حلقوم کے ایک رگ سے دوسرے رگ تک اور ایک کان سے دوسرے کان تک کو کاٹ دیتا ہے۔۔

امامؑ اپنی تمام آخری وصیتیں اور نصیحتیں امام سجاد (ع) کو کرتے ہیں اور خیموں میں بیبیوں سے وداع کرتے ہیں:

" یاسکینة !! یافاطمة !! یازینب !! یاام کلثوم !! علیکن منی السلام !!"

امام میدان جنگ کی جانب بڑھتے ہیں ایک زبردست جنگ کرتے ہوئے فرات تک جا پہنچتے ہیں دشمن پانی لے جانے کی مہلت نہیں دیتے اور خیموں کی جانب حملہ کی صدائیں بلند کرتے ہیں امامؑ دوبارہ خیموں کی جانب پلٹتے ہیں۔

اب امامؑ آخری وداع کرتے ہیں ایک پھٹا ہوا پرانا کرتا اپنے تمام لباسوں کے نیچے زیب تن کرتے ہیں تا کہ کوئی اس پر طمع نہ کرے۔ عمر سعد اسی دوران حکم دیتا ہے کہ حملہ کیا جائے۔ تیروں کی بارش ہوتی ہے بعض تیر خیموں سے رد ہوتے ہوئے بعض بیبیوں کے لباس کو چاک کر دیتے ہیں۔ امامؑ فرماتے ہیں کیا میں نے تمہارا کوئی حق ضایع کیا ہے جو میرے ساتھ ایسا سلوک کر رہے ہو؟ جواب آتا نہیں

لیکن یہ سب ہم تمہارے باپ سے بغض رکھنے کی وجہ سے ہے جو تمھارے ساتھ جنگ کر رہے ہیں۔